روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 25 ستمبر 2014ء 29 ذیقعد 1435 ہجری 25 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 219

یہ دلبر سمایا

تجھے سب زور و قدرت ہے خُدایا　　تُجھے پایا ہر اِک مطلب کو پایا
ہر اِک عاشق نے ہے اک بت بنایا　　ہمارے دِل میں یہ دِلبر سمایا
وہی آرامِ جاں اور دِل کو بھایا　　وُہی جس کو کہیں رب البرایا
ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس پر یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربوں کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 12)

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح- روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21)

خدا آسمان وزمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیروزبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہٖ واجب اور قدیم ہو۔ یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 192)

وصیت آئینہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا۔ صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں اس معاملہ کے متعلق اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے...... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں میں قربانی اور ایثار کے جذبات پیدا کرے اور ہم اس کے قرب کو حاصل کرسکیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں“۔

(خطبات محمود جلد 10 صفحہ 179)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

روزانہ دونفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دونوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم ازکم دونفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

''وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رُخ ایک طرف ہو''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے تاکیدی ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اگست 2014ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو جماعتی طور پر دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں یہ تحریک کی تھی کہ رمضان کے بعد خطبہ میں جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائیں گے اور یہ جو جماعت سے دعائیں کرانے کا خیال اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں ڈالا اس سے جماعت کو من حیث الجماعت، جماعت کی کامیابیوں اور ترقیات کے لئے اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی تحریک کرنا مقصود تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جب ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ ابتلا کا دور جلد ختم ہو تو ہمیں اپنی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے جہاں ہم دشمن کے شر سے بچ سکیں اور اس کے شر سے بچنے کے لئے ہم جتنی بھی دعائیں کریں وہ آج کل کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے دل میں اس تحریک اور خیال کا ڈالا جانا یقیناً اپنے اندر یہ بشارت بھی لئے ہوئے ہے کہ اس تحریک کے نتیجہ میں کی جانے والی دعائیں خدا تعالیٰ کے ہاں خاص طور پر قبولیت کا شرف پانے والی ہوں گی۔

اس خطبہ کے بعض حصّوں کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب اس نہایت مبارک تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''حضرت مسیح موعود نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی، جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں سے ہی ملنی ہے۔ آپ نے بڑا واضح فرمایا کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ پس جب ہم نے ہر ترقی دعاؤں کے طفیل دیکھنی ہے اور ہر دشمن کو دعاؤں سے زیر کرنا ہے تو پھر دعا کی اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے کس قدر توجہ ہمیں دعاؤں کی طرف دینی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کس قدر توجہ دعاؤں کی طرف دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اور جائزہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالت کو دیکھ کر لگا سکتا ہے اور جائزہ لے سکتا ہے''۔

حضور انور ایدہ اللہ نے گوجرانوالہ میں معصوم احمدیوں پر ہونے والے نہایت بہیمانہ مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''وہی لوگ جو گوجرانوالہ میں ہمارے احمدی گھروں کے ہمسائے تھے اور عام حالات میں بول چال اٹھنا بیٹھنا بھی تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا تو ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو خالی گھروں کو دیکھ کر لوٹ کھسوٹ میں شامل ہو گئے۔ ......ان ابتلاؤں کے دَور میں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ باقی ......تو ایک دوسرے پر ظلم کا جواب ظلم سے دے کر اپنا حساب پورا کر لیتے ہیں لیکن ہم نے تو ہر ظلم کو آہ وفغاں میں ڈوب کر ختم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر اس سے دعا مانگ کر ختم کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں یہ فرمایا تھا کہ ؎

عدُو جب بڑھ گیا شور وفغاں میں   نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

پس یارِ نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں''۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنی ایک پرانی رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے (جس کا قبل ازیں بھی آپ ایک خطبہ جمعہ میں ذکر فرما چکے ہیں) فرمایا:

''اس موقع پر مجھے اپنی ایک پرانی خواب بھی یاد آ رہی تھی ......کہ اگر جلد حالات بدلنے ہیں تو ان ابتلاؤں سے بچانے کے لئے جماعت کو من حیث الجماعت اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص کرتے ہوئے، اپنی دعاؤں کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ہمیں اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر اس کیفیت میں ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے، یہ کیفیت ساری جماعت میں پیدا ہو جائے اور ہماری راتیں اس کیفیت میں گزریں کہ ہم نے جماعت کے لئے دعائیں کرنی ہیں تو چند دن میں، چند راتوں کی دعاؤں سے انقلاب آ سکتا ہے۔ ورنہ انقلاب تو آنا ہے، حالات تو بدلنے ہیں لیکن اپنا وقت لیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ حالات بدلیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو پیغام مجھے دیا گیا تھا اس میں تمام جماعت جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتی ہے اُس کا خالص ہو کر دعا کرنا شرط ہے۔ اس وقت بھی خواب میں مجھے یہی تاثر تھا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے۔

پس پاکستان کے احمدیوں کو چاہے وہ امیر ہیں، غریب ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدیت کے حوالے سے اس وقت سب سے زیادہ ظلم پاکستان میں ہی ہو رہا ہے۔ اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ ......اس وقت ظلم کی چکّی میں سب سے زیادہ احمدی پِس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مضطر کی دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کے لئے بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے''۔

فرمایا: ''جب مظلوم مضطر بن کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی درد بھری دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آ کر ظالموں کے جلد خاتمے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ ......ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے''۔

حضور نے فرمایا: ''جماعتی مشکلات کے دُور کرنے کے لئے بھی ہمیں اسی اضطراب کی ضرورت ہے جس طرح بعض دفعہ ہم دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دکھاتے ہیں۔ ...... یہ خیال کر لینا کہ ہم نے رمضان میں دعائیں کر لیں اور کافی ہو گیا تو ہم پر واضح ہونا چاہئے کہ یہ کافی نہیں۔ ابھی ہمیں مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے اور انسان کو ہمیشہ مسلسل دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھلی فتح بھی عطا فرما دے گا تو پھر بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہو گی۔ ......تکلیفوں میں بھی ہمیں اضطراب کی ضرورت ہے اور آسانیوں اور آسائشوں میں بھی ہمیں یادِ خدا کی ضرورت ہے۔ پس ایک مومن کبھی خود غرض نہیں ہوتا۔ نہ ہی عارضی اور وقتی دعاؤں اور جوشوں کو کافی سمجھتا ہے بلکہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ یہ ایمان اور تعلق ہی ایک مومن کو عام حالات میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔

......پس ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں۔ یاد رکھیں ہر فرد جماعت کی دعا اور اللہ تعالیٰ کو اس کے رحم، مغفرت، بخشش اور مختلف صفات کا واسطہ دے کر جو دعا ہے یہ جماعتی تکالیف کو بھی دُور کرنے کا باعث بنتی ہے''۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''......پس جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلا کے دُور کرنے کے لئے دعائیں مانگنے کی ضرورت ہے۔ صرف اپنی ذاتی مشکلات اور پریشانیوں کو اپنا سمجھتے ہوئے ان کے لئے دعاؤں میں ہی نہ ڈوبے رہیں بلکہ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دُور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ جماعت کی ترقی اور حالات کے بدلنے کے لئے جب دو نفل پڑھتے ہیں ......تو اس میں درد بھری دعائیں کریں۔ ......پس جہاں ہمیں اپنے عمل خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ اعمال قبولیت دعا میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں وہاں ہمیں جماعت کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے بڑی تضرع اور عاجزی سے اسے دُور کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے''۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اپنی دعاؤں میں جماعتی ترقی اور ابتلاؤں کے دُور ہونے کے لئے وہی شدت پیدا کرنے والے ہوں جو اپنی ذاتی تکالیف میں ہم کرتے ہیں۔ جماعت کے لئے دعاؤں میں بھی وہ شدت ہم میں پیدا ہو جیسی ہم میں اپنی ذاتی تکالیف کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ ایک ہو کر ہم مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی کہا تھا کہ جب تک ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے ان اجتماعی تکلیفوں کے دُور کرنے کے لئے نہیں جھکیں گے ہم جلد اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر ہماری مشترکہ دعائیں ہی ہماری انفرادی تکالیف کو بھی دُور کر سکتی ہیں۔ جب انسان دوسرے کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے بھی اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ غار سے پتھر اُس وقت ہٹتے ہیں جب دعاؤں کا رخ اور مقصد مشترک ہو۔ پس کسی فرد جماعت کو اس خود غرضی میں نہیں پڑنا چاہئے کہ مَیں ٹھیک ہوں تو بس سب ٹھیک ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والے احمدی کی تکلیف ہم سب کی مشترک تکلیف ہے۔ اس کا احساس ہم میں پیدا ہونا چاہئے اور صرف احساس ہی پیدا نہ ہو، اس کے لئے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہی ہتھیار ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ ہتھیار ہمیں ہماری فتوحات سے ہمکنار کرے گا''۔

آیئے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی درد بھری دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش دلائیں تا وہ اپنی رحمت اور فضل اور قدرت کے زبردست نشانوں سے احمدیت کی صداقت کو جلد تر دنیا پر ظاہر فرما دے۔ ظالموں کو عبرت کا نشانہ بنا دے اور سعید فطرت لوگ احمدیت کے عافیت کے حصار میں آ جائیں۔ آمین۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب۔ لندن

اباجان حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری

(قسط دوم آخر)

شورش کاشمیری

حضرت اباجان کی معاندِ احمدیت جناب شورش کاشمیری ایڈیٹر ہفت روزہ چٹان لاہور سے ایک دلچسپ ملاقات مجھے اچھی طرح یاد ہے، میں بھی اس موقعہ پر حضرت اباجان کے ساتھ تھا۔ رسالہ الفرقان کے لئے کاغذ کی خریداری کے سلسلہ میں ہم دونوں لاہور گئے۔ مکرم جناب ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کی دکان پر پہنچے، مکرم ستکوہی صاحب نے جو حضرت اباجان کے شاگرد تھے حسبِ معمول بہت تپاک سے استقبال کیا اور فوراً چائے وغیرہ کا انتظام کیا۔ باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک کہنے لگے کہ مولانا! آج آپ کی ملاقات شورش سے کرواتے ہیں جن سے آپ کی نوک جھوک رسالہ میں اکثر جاری رہتی ہے۔ دیکھا تو جناب شورش کاشمیری لمبا کرتہ اور پاجامہ پہنے، ننگے سر پہلوانوں کے انداز میں چلتے آ رہے تھے۔ حسن اتفاق کہ وہ بھی کسی کام کے سلسلہ میں ملک صاحب کی دکان کی طرف ہی آ رہے تھے۔ باہم تعارف ہوا اور چند ابتدائی باتوں کے بعد اباجان نے وہ مسئلہ اٹھایا جس کا گزشتہ دنوں ہفت روزہ چٹان میں بڑا چرچا رہا تھا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب مدیر چٹان نے جماعت کے خلاف یہ شوشہ چھوڑا تھا کہ ان کا کلمہ نیا ہے اور اس کے ثبوت کے طور پر کتاب Africa Speaks میں نائیجیریا کے ایک گاؤں کی احمدیہ بیت کی پیشانی پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ میں لفظ محمد کو احمد میں تبدیل کر کے بڑے طمطراق سے صفحہ اول پر شائع کیا تھا اور یہ عنوان جمایا تھا کہ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا! رسالہ الفرقان میں تصویر کا صحیح عکس شائع کرنے کے علاوہ اس الزام کا مدلل اور مبسوط جواب شائع ہو چکا تھا۔ اس حوالہ سے حضرت اباجان نے ان سے پوچھا کہ شورش صاحب! خدالگتی کہیں کہ کیا اب بھی آپ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کا کلمہ نیا ہے؟ اس پر شورش کاشمیری صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ایک قہقہہ لگایا اور کہا کہ چھوڑیئے مولانا! ان باتوں کو۔ آخر ہم نے بھی تو اپنا اخبار بیچنا ہوتا ہے! اور ساتھ ہی کہا کہ یہ بات Off the record ہے۔ آپ نے اسے اپنے رسالہ میں شائع کیا تو میں اس کی تردید کر دوں گا۔

دلی خواہش کا پورا ہونا

ہر نیک والد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دین کی خدمت کرتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ پیارے اباجان بھی ہمیشہ اس بات کے متمنی اور دعا گو رہے۔ اگرچہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد میرا اکثر وقت بیرون پاکستان گزرا ہے لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اباجان کی زندگی میں ایسے متعدد مواقع پیدا ہوئے جن کو دیکھ کر آپ بے حد مسرور ہوئے اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ ایک خاص موقع وہ تھا جب 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث برطانیہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ حضرت اباجان بھی ان دنوں مختصر رخصت پر لندن آئے ہوئے تھے۔ مقامی پولیس کے افسران کے ایک اجلاس میں تقریر کرنے کے لئے مجھے دعوت موصول ہوئی۔ میں نے اباجان سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ تشریف لے چلیں چنانچہ ہم اکٹھے گئے۔ منتظمین نے پرتپاک استقبال کیا۔ ہم دونوں کو سٹیج پر بٹھایا اور پروگرام کے مطابق میں نے (دین) کے تعارف کے بارہ میں تقریر کی۔ اس کے بعد حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس موقع پر بعض حاضرین نے اباجان سے ان کے لباس خصوصاً پگڑی کے بارہ میں سوالات پوچھے جن کے جوابات اباجان نے اردو میں دیئے اور میں نے ترجمہ کیا۔ الغرض بہت دلچسپ پروگرام رہا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ اس روز مجھے انگریزی میں تقریر کرتے سن کر اور دعوت الی اللہ کرتے دیکھ کر حضرت اباجان کو بے انتہا دلی خوشی محسوس ہوئی اور انہوں نے اس کا ذکر بھی کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے محبت بھری دعاؤں سے اس عاجز کو نوازا۔

میں نے یہ واقعہ ایک مثال کے طور پر بہت تامل سے لکھا ہے اور صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت اباجان کی اپنی اولاد کے بارے میں تمنا کیا تھی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی اس بیتاب تمنا کو زندگی میں پورا فرما کر ان کے لئے اسی زندگی میں تسکین قلب و روح کے سامان مہیا فرمائے۔ اللہ کرے کہ اگلے جہان میں بھی انہیں اپنی ساری اولاد کی طرف سے ہمیشہ خوشی کی خبریں پہنچتی رہیں۔

شاگردوں کا وسیع حلقہ

حضرت اباجان کے شاگرد بلکہ شاگردوں کے شاگرد آج اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو حضرت اباجان کی زندگی میں جب بھی ان سے ملتے تو بڑے فخر سے یہ ذکر کرتے کہ ہم آپ کے شاگرد ہیں۔ حضرت اباجان ایسے مواقع پر کہا کرتے تھے کہ میرا اصول تو یہ ہے کہ میرا شاگرد تو وہ ہے جو خود اس بات کو تسلیم کرے۔ گھر کے ماحول میں بارہا آپ اپنے قابل اور دیندار شاگردوں کا ذکر بڑی محبت سے کیا کرتے تھے اور ان کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ کبھی اس بات کی خواہش نہ کرتے کہ کوئی شاگرد آپ کی خدمت کرے بلکہ آپ ان کی خدمت اور عزت افزائی میں خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو سعادت مند اور خدمت گزار شاگردوں کا بہت ہی وسیع حلقہ عطا ہوا تھا اور یہ محبت بھرا تعلق زندگی کے آخر تک جاری رہا بلکہ آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے شاگرد جس محبت اور اکرام سے ملتے ہیں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت اباجان کی یاد آج بھی آپ کے شاگردوں کے دلوں میں زندہ ہے اور بعض تو ایسے ہیں کہ حضرت اباجان کا ذکر کرتے تو آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں اور جذبات سے بے قابو ہو جاتے ہیں۔ یہ سب اسی محبت اور شفقت کا نتیجہ ہے جو آپ کے دلوں میں اپنے سب شاگردوں کے لئے تھی۔ مجھے یاد ہے کہ جب آپ کی صحت کمزور تھی اور آپ بحالی صحت کے لئے کوٹلی (آزاد کشمیر) گئے تو محترم مولانا محمد دین صاحب نے جس طرح والہانہ محبت بھرے انداز میں دن رات آپ کی خدمت کی اس پر آپ کا دل محبت اور پیار سے لبالب بھر جاتا تھا اور آپ کے دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا نکلتی تھی۔

درویشان قادیان سے محبت

حضرت اباجان کو قادیان دارالامان میں دھونی رما کر بیٹھنے والے درویشان سے دلی محبت تھی۔ مجھے متعدد بار حضرت اباجان کے ساتھ قادیان جانے کا موقع ملا اور میں نے بارہا یہ مشاہدہ کیا کہ ہر موقع پر آپ بڑی رازداری کے ساتھ حتی الوسع درویشان کرام کی مالی امداد فرماتے تھے۔ اس خاموشی کے ساتھ کہ کسی ضرورت مند بھائی کی عزت نفس بھی مجروح نہ ہو اور ضرورت بھی احسن رنگ میں پوری ہو جائے۔ علاوہ ازیں درویش بھائیوں کی تکریم، دلداری اور حوصلہ افزائی کے مختلف انداز اختیار فرماتے۔ سب سے بڑی محبت سے ملتے اور سب کو دعائیں دیتے۔ ربوہ میں آنے والے درویشان کو گھر پر مدعو کر کے ان کی بھرپور ضیافت کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں مجھے ایک معین واقعہ یاد آیا جو بظاہر معمولی نظر آتا ہے لیکن حضرت اباجان کے دلی جذبات کو خوب ظاہر کرنے والا ہے۔ غالباً جلسے کا موقع تھا چند درویش بھائی ربوہ آئے ہوئے تھے۔ آپ نے حسب معمول ان سب کو گھر میں کھانے کی دعوت پر مدعو کیا۔ کھانے کا گھر پر حسب سابق انتظام کر لیا گیا لیکن اس موقع پر آپ نے بازار سے دہی بطور خاص منگوایا۔ تھوڑی مقدار میں نہیں بلکہ پورا ''کُونڈا'' منگوالیا۔ یعنی مٹی کا بنا ہوا وہ وسیع برتن جس میں شیر فروش دہی جماتے ہیں۔ وہ سارے کا سارا گھر منگوالیا۔ گھر میں سب کو اس بات پر حیرت ہوئی کہ اتنا زیادہ دہی آپ نے کیوں منگوایا ہے۔ اس کی بات چلی تو آپ نے فرمایا کہ وجہ یہ ہے کہ کل میں نے دفتر سے واپس آتے ہوئے دیکھا تھا کہ ایک دوکان پر یہ درویش کھڑے تھے اور بڑے شوق سے دہی خرید کر کھا رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ یہ ان کو بہت پسند ہے اس لئے یہ کُونڈا ہی منگوالیا تاکہ وہ خوب سیر ہو کر کھالیں۔

قادیان کی یادگار عید

قادیان میں منائی گئی عید بھی مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ میں بارہ تیرہ سال کا تھا اور حضرت اباجان کے ساتھ قادیان گیا ہوا تھا۔ اس دوران عید کا موقع آیا تو یہ عید بہشتی مقبرہ کے باغ میں ادا کی گئی۔ ہوا یہ کہ عید کی نماز شروع ہوتے ہی اتفاقاً وہاں درختوں پر لگے ہوئے شہد کے چھتے کو کسی نے چھیڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شہد کی بڑی مکھیاں ہر طرف گھومنے اور ہر ایک کو کاٹنے لگیں۔ حضرت اباجان امام الصلوٰۃ تھے۔ نماز میں تکبیرات کے وقت ہاتھ بار بار بلند کرنے سے مکھیاں اور بھی شدت سے حملے کرنے لگیں۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت اباجان نے موقع کی نزاکت کے پیش نظر نماز کی ایک رکعت میں سورۃ الکوثر کی تلاوت کی اور دوسری میں سورۃ اخلاص کی۔ نماز کے بعد خطبہ دینا بھی لازم تھا۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت اباجان نے اس موقعہ پر صرف دو تین منٹ کا خطبہ دیا جبکہ آپ نے پگڑی کے شملہ سے اپنا منہ ڈھانپا ہوا تھا اور دعا کروادی۔ اس وقت تک مکھیوں کی یلغار بہت تیز ہو چکی تھی۔ عید سے فارغ ہوتے ہی کچھ لوگ تو بھاگ کر ڈھاب کا پل پار کر کر کے سیدھے قادیان چلے گئے۔ بعض دوسری اطراف میں بھاگنے لگے اور کچھ ایسے بھی تھے جو مکھیوں سے بچنے کے لئے نماز والی دریوں کے نیچے گھس گئے۔ میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا۔ نئے کپڑوں کی پرواہ کئے بغیر دریوں کے نیچے تو چلا گیا لیکن اندر گرمی اور گرد سے برا حال ہو رہا تھا۔ اگر سانس لینے کے لئے دری ذرا سی اوپر کرتا تو مکھیاں اندر آتیں اور اگر بند کرتا تو سانس لیتے وقت مٹی اندر آتی۔ خیر چند منٹ بمشکل گزارے کہ کسی نے میرا نام لے کر پکارا کہ کہاں ہو۔ میں نے دری کو ہلا کر اشارہ کیا تو چند خدام آئے اور مجھے کمبل میں لپیٹ کر اور ہاتھ پکڑ کر قادیان دارالامان پہنچا دیا۔ مجھے بھی ایک دو مکھیوں نے کاٹا لیکن پھر بھی خیر گزری۔ بعض لوگوں کا تو بہت ہی برا حال ہوا۔ حضرت اباجان بھی اسی طرح کسی دوست کی مدد سے قادیان پہنچے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ رہے۔ اس واقعہ نے اس عید کو ایک ناقابل فراموش عید بنا دیا۔

اوصافِ حمیدہ

حضرت اباجان کی زندگی میں عاجزی اور شکرگزاری بہت زیادہ تھی۔ گھر کے ماحول میں مَیں نے آپ کی زبانی عجز وانکسار کا ذکر بارہا سنا۔ اپنے ابتدائی حالات اور تنگی کے زمانوں کو ہمیشہ یاد رکھتے

تھے۔اس موضوع پر بات کرتے ہوئے آپ ہمیشہ آبدیدہ ہوجایا کرتے تھے اور ایسے ایسے انداز میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے کہ سن کر میں بھی جذبات سے مغلوب ہوجاتا تھا۔آپ کی کیفیت حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کی زندہ تفسیر تھی کہ

سب کچھ تری عطا ہے، گھر سے تو کچھ نہ لائے

آپ کو اپنی والدہ مرحومہ سے بہت ہی پیار تھا۔ہر سال یکم ستمبر کو ان کو یاد کیا کرتے تھے۔ان کے لئے دعائیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میری والدہ تو میرے لئے مجسم دعا تھیں۔

حضرت اباجان کی زندگی میں ایک نمایاں بات یہ تھی کہ آپ نماز جنازہ میں شمولیت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے قطع نظر اس بات کے کہ کس کا جنازہ ہے۔ ورثاء سے ہمدردی اور صبر کی تلقین فرماتے فرماتے اور حتی الوسع تدفین کے لئے بھی جاتے۔ خاص طور پر ایسے موقعوں پر ضرور شمولیت کی کوشش فرماتے جبکہ جنازہ کے ساتھ جانے والوں کی تعداد کم ہوتی۔مقصد یہ ہوتا کہ مرحوم یا مرحومہ کے ورثاء کی دلداری ہو۔

زندہ دلی اور ظرافت

حضرت اباجان بہت زندہ دل انسان تھے اور آپ میں خوش طبعی اور ظرافت کی صفت بہت نمایاں تھی۔لیکن ان سب مواقع پر آپ کا انداز ایسا ہوتا تھا کہ کسی کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے اور پر مزاح بات بھی بیان ہوجائے۔ گھر کے ماحول میں بھی یہی کیفیت ہوتی تھی۔ آپ خود بھی لطائف سنایا کرتے اور لطائف سننے کا بھی شوق تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ایسی کتاب میرے ہاتھ لگی جس میں بہت عمدہ لطائف تھے۔بغیر کسی خاص اہتمام کے کچھ روز گھر میں یہ سلسلہ جاری رہا کہ دوپہر کے کھانے کے بعد اس میں سے کچھ لطائف سناتا تو اباجان اور باقی سب افراد بہت محظوظ ہوتے۔اس کتاب کا نام تو اب مجھے یاد نہیں ہم نے بطور لطیفہ اس کا نام ''چورن'' رکھا ہوا تھا۔

ربوہ کے ابتدائی دنوں میں ربوہ میں گنتی کے چند ٹانگے ہوا کرتے تھے۔حضرت اباجان عام طور پر چوہدری محمد بوٹا صاحب آف دارالیمن کا ٹانگہ استعمال کیا کرتے تھے اور وہ بھی بہت شوق اور محبت سے ہمیشہ اس خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ جب اور جہاں ضرورت ہوتی فوراً آجاتے۔ اباجان بھی ہمیشہ ان کو اجرت سے کچھ زائد ہی دے دیا کرتے تھے۔کسی دعوت پر جاتے تو گھر والوں کو ان کے لئے کھانے کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ وہ بھوکے نہ رہ جائیں۔عیدین اور خوشی کے دوسرے مواقع پر بھی ان کو زائد ادائیگی کر کے خوش کر دیا کرتے تھے۔ اباجان ان کے ساتھ خوش طبعی کی باتیں بھی کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ ان کے ٹانگے میں سوار ربوہ کی کسی سڑک سے گزر رہے تھے۔سڑک کے کنارے پر نئے پودے لگائے جا رہے تھے۔ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت اباجان نے پنجابی میں چوہدری محمد بوٹا صاحب کو فرمایا:

''میاں بوٹا! تیرے ناں دا واد ھا ہو ریا اے!''

(یعنی تمہارے نام (بوٹا) کا اضافہ ہو رہا ہے) میاں بوٹا صاحب اور باقی سب احباب بھی اس پر لطف تبصرہ سے بہت محظوظ ہوئے۔

پاکستان میں اشیاء میں ملاوٹ کی خرابی بہت عام ہے۔اس کی ایک مثال دودھ میں پانی ملانا ہے۔ ہمارے گھر میں قریبی گاؤں سے ایک معمر خاتون دودھ لایا کرتی تھی اور ہمیں شک گزرتا تھا کہ وہ بیچاری بھی (اللہ معاف کرے) کبھی کبھی اس کمزوری کا ارتکاب کرلیا کرتی تھی۔ ایک روز حضرت اباجان نے اس عورت کو بڑے پُر مزاح انداز میں اس طرف توجہ دلائی۔ گھر کے صحن میں بیٹھے تھے۔ایک طرف نلکا لگا ہوا تھا۔آپ نے اس خاتون کو مخاطب ہو کر فرمایا۔''بی بی ہمارے گھر میں نلکا ہے۔ضرورت ہوگی تو ہم پانی خود ہی ملا لیا کریں گے۔''

وضو کا اہتمام

حضرت اباجان مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بہت اعلیٰ صفات حسنہ سے نوازا تھا۔ان میں سے ایک آپ کا یہ طریق تھا کہ درس ہو یا تقریر یا کسی نوعیت کی مجلس سے خطاب ہو، ہمیشہ باوضو ہو کر فرماتے۔اس بات کا بہت اہتمام فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تقریر سے پہلے وضو کر لینا چاہئے۔اس سے خیالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکیزگی عطا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال ہو جاتی ہے۔اس اہتمام کے علاوہ بھی میں نے یہ بات آپ میں دیکھی کہ آپ عام اوقات میں بھی باوضو رہنے کی کوشش فرماتے اور جب بھی وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو اولین فرصت میں اس کا اہتمام فرماتے یہ بات آپ کی ذہنی اور قلبی کیفیات کی آئینہ دار ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نفاست پسند تھے۔ لباس سادہ ہوتا لیکن صاف ستھرا۔جسمانی صفائی کا بھی بہت اہتمام فرماتے۔

شربتِ زندگی

مجھے یاد ہے کہ حضرت اباجان نے ایک بار مجھ سے ذکر فرمایا کہ انہیں خواب میں ایک بوتل دکھائی گئی جس میں سرخ رنگ کا شربت ہے اور بوتل پر نمایاں حروف میں ''شربت زندگی'' کا لیبل لگا ہوا ہے اور ساتھ ہی نیچے قدرے باریک الفاظ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ شربت 75 برس تک کارآمد رہے گا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت اباجان نے فرمایا کہ مجھے بشارت اس میں خاص طور پر کارآمد کے لفظ سے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ میری جتنی بھی زندگی ہوگی وہ کارآمد ہوگی۔معذوری کی زندگی نہیں ہوگی اور آخر وقت تک اللہ تعالیٰ خدمت کی توفیق دے گا۔الحمدللہ کہ یہ خدائی وعدہ ہر لحاظ سے پورا ہوا۔عمر بھی قمری لحاظ سے 75 سال ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آخر تک بھرپور خدمتِ دین کی توفیق دی اور آپ خدمت کے راستہ پر سفر کرتے کرتے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔

ناقابل فراموش

مجھے وہ دن خوب اچھی طرح یاد ہے جب آپ کو حضرت مصلح موعود نے 1956ء میں خالد احمدیت کے خطاب سے نوازا۔جلسہ سالانہ کی تقریر میں یہ ذکر ہوا تھا۔ جلسہ سن کر گھر آنے پر حضرت اباجان سے ملاقات ہوئی۔ مبارکباد عرض کی۔ میرے پیارے اباجان اس وقت جذبات سے اس قدر مغلوب تھے کہ زبان سے کچھ کہنا مشکل ہو رہا تھا۔ بڑی ہی عجیب کیفیت تھی۔خاکساری، عاجزی اور شکرگزاری کی تصویر بنے بیٹھے تھے۔بات شروع کرتے تو پھر جذبات سے مغلوب ہوجاتے۔ایسی کیفیت تھی کہ آج 58 سال بعد بھی یہ الفاظ لکھتے ہوئے میری آنکھیں اس منظر کو یاد کر کے آنسوؤں سے بھیگی ہوئی ہیں۔ میرے لئے وہ منظر اور وہ کیفیت ناقابل فراموش ہے۔ ناقابل بیان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اباجان کے درجات ابدالآباد تک بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر مہدی علی صاحب قمر کی شہادت پر

شان سے مہدی علی نے کی لہو سے گفتگو
کیا ملی ہے اس کے وقف عارضی کو آبرو

آیا تھا وہ خدمتِ خلقِ خدا کے واسطے
اور شفا کے بانٹنے نکلا تھا وہ جام و سبو

عہدِ بیعت کو نہ چھوڑا جسم چھلنی ہو گیا
ہو گیا ظلم و جفا کے سامنے وہ سُرخرو

صف بہ صف مہدی علی آتے رہیں گے دوستو
کرتے جائیں گے جو تقسیمِ محبت کُو بہ کُو

کس محبت سے کیا مرشد نے اس کا ذکرِ خیر
اس کے ذکرِ خیر کی پھیلی ہے خوشبو چار سُو

اے امامِ وقت ہم کو اپنے بچوں کی قسم
سرنگوں ظالم کے آگے ہم کو دیکھے گا نہ تو

ہم نے عہدِ بیعت کو قدسیؔ لہو سے ہے لکھا
ہونے دیں گے ہم نہ اس کی آبرو، بے آبرو

عبد الکریم قدسیؔ

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب ناظم رپورٹنگ

جماعت احمدیہ جرمنی کا 39 واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو امسال 13 تا 15 جون 2014ء اپنا 39 واں جلسہ سالانہ KARLSRUHE MESSE کے جدید سہولتوں سے آراستہ 4 بڑے ایئر کنڈیشنڈ ہالوں میں منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان ہالوں میں ایک بڑا ہال جسے DM Arena کہتے ہیں مردوں کی جلسہ گاہ تھا جبکہ اس کے ساتھ والے ہال میں کھانے کے چار بلاک جن میں ایک بلاک میں عمر رسیدہ افراد اور معذور افراد کے لئے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سہولت موجود تھی۔ ان کے علاوہ ایک بلاک میں زیر دعوت مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام تھا نیز اسی ہال میں جلسہ کے دوران رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان ہالوں کے سامنے Hall 2 میں کھانے اور بچوں والی خواتین کی جلسہ گاہ تھی۔ اور اس کے پیچھے ان کی رہائش گاہ تھی۔ Hall 1 مستورات کی جلسہ گاہ تھی اور اس کے پیچھے مستورات کی رہائش گاہ تھی۔ ان ہالوں کے درمیان گراسی پلاٹ میں MTA کا سٹوڈیو اور پرچم لہرانے کی جگہ تھی۔ وہاں ایک سٹیج تیار کیا گیا تھا جس کے ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری جانب جرمنی کا جھنڈا لہرانے کی جگہ تھی۔ سامنے جرمنی کے تمام صوبوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔

جلسہ کی تیاری کا کام ہر سال وقار عمل سے شروع ہوتا ہے امسال بھی 7 جون 2014ء کو صبح 10 بجے دعا سے وقار عمل کا آغاز ہوا۔ وقار عمل کے پہلے روز کی حاضری 450 رہی۔ Region Westfalen سے 11 خدام 600 کلومیٹر کا سفر بذریعہ سائیکل طے کر کے وقار عمل میں شامل ہوئے۔ آخری روز وقار عمل میں حصہ لینے والوں کی تعداد 800 سے زائد تھی۔

12 جون جلسہ سالانہ کی تیاری مکمل ہو چکی تھی اور جلسہ گاہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معائنہ کے لئے تیار تھا۔ شکر صد شکر کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت جلسہ سے چند روز قبل جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے تشریف لا چکے تھے۔ 8 بجے شام کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح سے بذریعہ کار جلسہ گاہ کالسروئے تشریف لائے حضور اقدس کو دیکھتے ہی فضاء نعرہ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھی، حضور اقدس نے سارے جلسہ گاہ کے مختلف مقامات پر جا کر انتظامات کا جائزہ لیا اور اپنی قیمتی ہدایات سے نوازا۔ شام آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لائے تو ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی اور نائب ناظمات اعلیٰ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ MTA کی ٹیم نے دُعائیہ نظمیں اور ترانے پڑھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ مستورات میں گیلری میں موجود دفاتر کے راؤنڈ کے دوران شعبہ دعوت الی اللہ گیسٹ، شعبہ تجنید کے متعلق دریافت فرمایا۔ نیز ہیومینیٹی فرسٹ کے سٹال پر سے متفرق اشیاء (مبلغ 33 یورو) کی خریداری کی۔ بعد ازاں جلسہ گاہ مستورات میں لگائے گئے بک سٹال کا وزٹ کیا اور حضورِ انور نے ایک کتاب بعنوان ’’DIE WELTREISE UND DER WEG FRIEDEN‘‘ (دُنیاوی آفات اور امن کی راہ) جو امن کے موضوع پر حضورِ انور کے خطابات کے مجموعہ پر مشتمل ہے، کے نئے ایڈیشن کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جو بک سٹال میں موجود تھی۔ حضور انور نے نئی اور جرمن زبان میں کتب کے بارہ میں ناظمہ سے استفسار فرمایا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ مستورات کے مرکزی ہال اور کنڈر مارکی کا باہر سے معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور خطاب فرمایا۔ حضور انور کا خطاب روزنامہ الفضل 7 جولائی 2014ء میں شائع ہو چکا ہے۔

پہلا روز 13 جون

احباب کو نماز فجر کیلئے جگایا گیا۔ حضور انور نے 4:20 پر جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد مکرم و محترم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے درس دیا۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2:04 بجے دوپہر لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر جلسہ گاہ تشریف لے آئے۔ راستے میں کھڑے احباب حضور انور کی ایک جھلک دیکھتے ہی والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے۔ حاضرین جلسہ نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ حضور کا خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل 5 / اگست 2014ء میں شائع ہو چکا ہے۔

وقفہ کے بعد 5 بجے جلسہ سالانہ جرمنی کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم مولانا منیر الدین شمس صاحب مربی سلسلہ برطانیہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ طارق احمد چیمہ صاحب نے کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم اسامہ قریشی صاحب نے اور جرمن ترجمہ مکرم Stafen Harter نے پیش کیا۔ نظم مکرم احمد کمال صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد جرمن مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

صفات باری تعالیٰ کا ہماری زندگیوں میں اثر کے موضوع پر مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے تقریر کی۔ اس کے بعد جرمن نظم مکرم داؤد بشیر صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن کے سفیر کے موضوع پر جرمن میں خطاب فرمایا۔ جس کا رواں اردو ترجمہ مکرم مدبر احمد صاحب نے کیا۔

اس دوران جلسہ گاہ مستورات میں سٹیج پر مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کے ہمراہ مکرمہ منورہ ناصر واگس ہاؤزر اور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریا مکرمہ فوزیہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ تشریف فرما ہوئیں۔ پروگرام کے دوران ہال نمبر 1 میں مکمل خاموشی تھی۔ نظم و ضبط کا اعلیٰ معیار تھا۔ ممبرات نے توجہ اور انہماک سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ جبکہ ہال نمبر 2 جو کم عمر بچوں والی خواتین کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ وہاں آواز کی کوالٹی اور ڈسپلن کا معیار نسبتاً بہتر تھا۔

ضیافت کے ہال میں امسال لجنہ اور ناصرات کا ڈسپلن اور انتظامیہ سے تعاون قابل ستائش تھا۔ نہایت سکون اور صبر کا نمونہ بنتے ہوئے اور انتظامیہ سے بھرپور تعاون کرتے ہوئے انہوں نے ضیافت کا بھرپور لطف اٹھایا۔ حضورِ انور کی ہدایت کے مطابق امسال مہمان نوازی کے شعبہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا اس شعبہ کی کارکنان کی اچھی کارکردگی کا اثر، شامل معزز جرمن مہمانوں کے چہروں پر خوشگوار تاثرات کی صورت میں نظر آیا۔ امسال جلسہ گاہ مستورات میں بیرون جرمنی 22 ممالک کی 96 غیر از جماعت مہمان خواتین تشریف لائیں۔

9:45 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ احباب کی ایک کثیر تعداد اپنی فیملیز کے ساتھ خیمہ جات میں اور Wohnwagen میں فیملیز رہائش پذیر تھیں۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کو طبی سہولت فراہم کرنے کے لئے طبی امداد کا ٹینٹ موجود تھا جس میں روزانہ ادویات مہیا کی گئیں اس ٹینٹ میں مریضوں کے چیک اپ کے لئے 9 بیڈ لگائے گئے تھے۔ اور ایمرجنسی Treatment کے لئے علیحدہ جگہ تھی۔ جہاں ECG کرنے کا انتظام موجود تھا۔

دوسرا دن 14 جون

احباب کو نماز فجر کیلئے جگایا گیا۔ حضور انور نے 4:20 پر جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد محترم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے درس دیا۔

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا دن تھا۔ پہلے اجلاس کی صدارت محترم ھبۃ النور صاحب فرحاخن امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ احتشام احمد صاحب نے پیش کی جس کا اردو ترجمہ مکرم نیر اقبال صاحب نے پیش کیا۔ جب کہ جرمن ترجمہ مکرم سعید احمد صاحب گیسلر نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سید عقیل شاہ صاحب نے نظم پیش کی اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید طاہر حسن صاحب بخاری مربی سلسلہ جرمنی معاشرتی برائیوں، حسد، بغض و کینہ کے مضرات کے عنوان پر تھی۔ اس کے بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے نظم پیش کی۔ بعد ازاں آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے کے عنوان سے مکرم محمد حماد ہیرٹر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا جو مکرم حماد احمد اور مصور احمد صاحب نے مل کر پیش کیا۔ اس کے بعد سیرت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عنوان پر مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی جرمنی نے تقریر کی۔

پروگرام جلسہ گاہ مستورات

صبح 10 بجے جلسہ گاہ مستورات میں حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز سورۃ ال عمران کی منتخب آیات کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرمہ ثانیہ خان صاحبہ نے کی۔ مکرمہ سعدیہ شفقت صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے

مکرمہ عروسہ ثمر صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں مکرمہ عطیہ نور احمد ھبش صاحبہ نے اُردو زبان میں ’’الحیاء من الایمان‘‘ کے عنوان سے تقریر کی۔ دونوں احمدی جرمن بہنوں مکرمہ ماریہ زبیر اور مکرمہ صوفیہ اونیسیٹ نے جرمن زبان میں نظم پیش کی۔ پھر نو احمدی خاتون مکرمہ ثناء خان صاحبہ آف ہمبرگ نے ’’گھر کی تعمیر نو صرف آنحضرت ﷺ کی تعلیم سے ہی ممکن ہے‘‘۔ مکرمہ روبینہ احمد صاحبہ نے اُردو زبان میں ’’عصر حاضر کے مسائل اور ان کے حل خطبات امام کی روشنی میں‘‘ کے عنوان پر تقاریر کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ گاہ مستورات آمد پر ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر صاحبہ و نائب ناظمات اعلیٰ و سیکیورٹی کارکنات نے استقبال کیا۔ دوپہر بارہ بجے کارروائی کا آغاز سورۃ نساء کی منتخب آیات 1 تا 5 کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرمہ صالحہ احمد صاحبہ نے کی۔ مکرمہ سمیرا نیر رانا صاحبہ نے ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام ۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے دل کیوں لگاتے ہو

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقریب تقسیم اسناد واعزازات

بعد ازاں حضور انور نے از راہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 39 ممبرات میں اسناد تقسیم کیں اور حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی نے میڈلز پہنائے۔ طالبات اس سعادت پر خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں۔ پھر حضور انور نے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا خطاب روزنامہ الفضل 18 جولائی 2014ء میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا آج مختلف اقوام کے زیر دعوت احباب کے ساتھ حضور انور کا خطاب تھا۔ صبح سے ہی زیر دعوت مہمانوں کی آمد جاری تھی۔ مہمان جلسہ گاہ میں آکر (دعوت الی اللہ) نمائش سے استفادہ کرنے کے بعد جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ اس تقریب میں مختلف اقوام کے ایک ہزار 7 افراد شامل ہوئے۔ 4:15 بجے حضور انور نے زیر دعوت احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کو وقت نکال کر یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضور کا خطاب روزنامہ الفضل 18 جولائی 2014ء میں شائع ہو چکا ہے۔

آج کے دوسرے اجلاس کی کارروائی 5:43 بجے زیر صدارت محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم انس احمد جاوید صاحب نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ مکرم فاتح احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے پیش کیا اور جرمن ترجمہ مکرم عظیم صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد ناصر صاحب نے نظم پیش کی۔ مشرقی یورپ کے ملک کروشیا سے ایک مہمان نے بتایا کہ یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ میں آج اس جلسہ میں موجود ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے کروشیا (Crocia) میں جو سیلاب آیا تھا۔ اس میں سب سے زیادہ ہمارا علاقہ متاثر ہوا ہماری مدد کیلئے سب سے پہلے پہنچنے والی تنظیم Humanity First تھی۔ اس مشکل وقت میں ہماری بہت مدد کی گئی۔ ضروریات کو پورا کیا گیا بالخصوص بہت سے جنریٹر مہیا کئے گئے۔ اس کیلئے میں بہت شکر گزار ہوں اور اس جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آئندہ بھی آنے کی تمنا رکھتا ہوں۔ اس کے بعد محترم داؤد احمد مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ جرمنی نے قرآن کریم کا نظریہ ارتقاء کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم میر نسیم الرشید صاحب نے نظم پیش کی۔ آج کے اجلاس کی آخری تقریر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے مربی انچارج مکرم مولانا عبدالاول صاحب نے آخرت پر ایمان کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد امیر صاحب نے مختلف کتب کا تعارف کروایا تاکہ دوست وہ خریدیں اور اس سے استفادہ کریں۔

9:45 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد جلسہ سالانہ کمیٹی کی میٹنگ Reserve ٹینٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں آج جلسہ کی کارکردگی کے بارہ میں جو کمی رہ گئی تھی اس کے بارہ میں مختلف احباب نے توجہ دلائی۔

آخری روز 15 جون

احباب کو نماز فجر کیلئے جگایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4:20 پر جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے لقائے الٰہی کے بارہ میں درس دیا۔

آج کے اجلاس اوّل کی کارروائی ٹھیک صبح 10 بجے مکرم مولانا عبدالاوّل صاحب مربی سلسلہ جماعت بنگلہ دیش کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم افتخار احمد صاحب نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب نے پیش کیا۔ جرمن ترجمہ مکرم عطاء الحق صاحب نے پیش کیا۔ نظم مکرم محمد رفیق صاحب شاکر نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے پُرسکون اہلی زندگی تربیت اولاد کا ذریعہ ہے، محترم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں "حضرت مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ پھر مختلف سیاسی اکابرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں جماعت احمدیہ کی امن کے لئے کی جانے والی کوشش کو بے حد سراہا اور جلسہ میں شمولیت کو اپنے لئے اعزاز کا اظہار بھی کیا۔ ان مقررین نے حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا اور حضور کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ نیز جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کا اظہار کیا۔ صوبہ ہیسن کے (SPD) سوشل پارٹی جرمنی کے صدر بھی جلسہ میں تشریف لائے اور حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مکرم نور الدین اشرف صاحب اور مکرم رانا شیراز صاحب نے مل کر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کی نعت

علیک الصلوۃ علیک السلام

ترانہ کی صورت پیش کی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک کے عنوان پر محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے خطاب کیا۔ کھانے اور نمازوں کیلئے وقفہ ہوا۔

بیعت کی تقریب کیلئے گرین ایریا میں بیعت کیلئے تیاری کی گئی۔ 4:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں نماز کی مخصوص جگہ پر نماز ظہر وعصر پڑھانے کے بعد بیعت کے لئے تشریف لائے۔ 4:25 پر بیعت کی گئی تمام حاضرین جلسہ نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ 83 احباب کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت عطاء ہوئی۔ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں بسنے والے احمدی احباب نے بھی تجدید بیعت کی سعادت حاصل کی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر کی فضاء سے گونج اٹھی۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ عقیدت نے انہیں دیوانگی کی حد تک پہنچا دیا تھا۔ دنیا ومافیہا میں سب سے پیاری ہستی کو موجودگی ان کیلئے نعمت بے بہا سے کم نہ تھی ہر آنکھ محبت وفدائیت کا اظہار کرتی اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھی۔

39 ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ محترم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے پیش کیا۔ نظم پڑھنے کی سعادت مکرم مرتضیٰ منان صاحب کے حصہ میں آئی۔ اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے خوش قسمت احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انعامات اور سندات سے نوازا۔ تین معزز جرمن مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب سے نوازا۔ امسال جلسہ سالانہ کا ماٹو "تعلق باللہ" تھا اور سٹیج کا بینر بھی اسی مقدس محترم نام سے رقم شدہ تھا اور یہی ہمارے پیارے آقا کے خطاب کا موضوع تھا۔

حضور انور کا خطاب روزنامہ الفضل 19 جولائی 2014ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس جلسہ کی کل حاضری 33 ہزار 171 رہی۔ حاضری مستورات 16 ہزار 36۔ امسال جرمنی، پاکستان، افغانستان، ہندوستان ترکی، کروشیا، سربیا، کوسوو، بلجیئم، لبنان، نیپال، فلپائن، بوسنیا، سیریا، برازیل، پولینڈ، چین، جاپان، اور صومالیہ سے 96 غیر از جماعت مہمان خواتین تشریف لائیں۔

جبکہ تبشیر گیسٹ میں 20 ممالک (پاکستان، امریکہ، برطانیہ، ماریشس، بنگلہ دیش، ناروے، سپین، سوئٹزرلینڈ، ناروے، بورکینا فاسو، سویڈن، رومانیہ، البانیہ، کوسووو، اٹلی، آسٹریا، نائیجر، ایسٹ لینڈ، فرانس، جرمنی) کی 88 احمدی مہمان خواتین تشریف لائیں۔

حاضری مرد حضرات 17 ہزار 135، مہمان 1 ہزار 727 برطانیہ 1 ہزار 137 سوئٹزرلینڈ 379، فرانس 315، بیلجیئم 297، ہالینڈ 211، پاکستان 186، اٹلی 86، کینیڈا 82، ناروے 75، سویڈن 72

نومبائعات بہنوں کی ملاقات

جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتام پر مؤرخہ 15 جون کی شام 7.45 بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ 29 نومبائعات بہنوں او 9 بچوں نے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان میں 8 قومیتوں جرمن، ہسپانوی، فرنچ، رومانیہ، روس، سینیگال، بوسنیا اور پاکستان سے تعلق رکھنے والی بہنیں شامل تھیں۔ ان میں 7 نئی بیعتیں کرنے والی ممبرات بھی شامل ہوئیں جنہوں نے جلسہ کے موقعہ پر بیعت کی۔ شام تقریباً 8:40 بجے تقریب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اس ملاقات کی رپورٹ روزنامہ الفضل 19 جولائی 2014ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ملاقات کا دورانیہ تقریباً 55 منٹ تھا۔ اس میں 32 خواتین اور 9 بچے شامل تھے۔ اور اردو انگریزی زبان میں تھی۔ جرمن ترجمہ مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ اور مکرمہ گیلائے واگس ہاؤزر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعات نے کیا۔ فرنچ ترجمانی کیلئے ایک نومبائع بہن نے معاونت کی۔ میٹنگ کے اختتام پر انتہائی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے۔ نومبائعات اس سعادت پر خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں اور کچھ ممبرات کے فرط جذبات سے آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

اسی دن حضور انور بیت السبوح تشریف لے گئے۔ جب حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو احباب نے ہاتھ لہرا کر اپنی دلی جذبات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اپنا دست مبارک لہرا کر الوداع کہا۔ پھر آپ نے دعا کروائی اور بیت السبوح تشریف لے گئے۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کی گاڑیوں کی پارکنگ میں 5864 گاڑیاں اور 11 بسیں پارک ہوئیں۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے جملہ امور کی سرانجام دہی کے لئے محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ مکرم افسر صاحب جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق، نائب افسران جلسہ 21، ناظمین جلسہ 167، نائب ناظمین 486، معاونین 4970۔ کل تعداد 5644۔ اسی طرح مستورات کی جلسہ گاہ میں محترمہ ناظمہ اعلیٰ صاحبہ، کے ساتھ نائب ناظمات اعلیٰ 15، ناظمات 125، نائبات 480، معاونات 3467، کل تعداد 4088 کو جلسہ کے جملہ انتظامات میں خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب ومستورات کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ ان سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

☆ پچھلے سال حضور انور نے ارشاد فرمایا تھا کہ UK کی طرح یہاں بھی ٹرانسلیشن وائرلیس سسٹم کی طرح ہو جس سے کسی جگہ بھی بیٹھ کر ترجمہ سن سکیں۔ اس کی پلاننگ کر کے سپیشل ریڈیو تیار کئے گئے۔ 13 زبانوں کے اینٹینے تیار کرائے گئے۔ جرمنی کا جو ادارہ فریکوئنسی دیتا ہے۔ اس سے فریکوئنسی خریدی گئیں۔ اس طرح شعبہ ترجمانی میں نیا Bosch سسٹم متعارف کرایا گیا۔ اس سے ترجمانی کرنے والوں کو یہ سہولت میسر رہی کہ اگر ایک زبان ترجمہ نہ کر رہی ہو تو دوسری زبان سن کر ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اس سسٹم کے ذریعہ پورے علاقہ میں ترجمہ سنا جا سکتا ہے۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عدیل احمد نے F.Sc پری انجینئرنگ کے سالانہ امتحان میں 988/1100 نمبر حاصل کرکے پنجاب گروپ آف کالجز چنیوٹ اور ضلع چنیوٹ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عدیل احمد کا Nust یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ Machatronic Engineering میں داخلہ ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ پہلے سے بھی نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے اور دین و دنیا کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عامر عثمان ظفر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ فائزہ فرخ صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد سدھو صاحب کو مورخہ 10 ستمبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد عالیان طاہر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذیر احمد سدھو صاحب آف بہاولپور کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وڑائچ صاحب آف دارالنصر غربی منعم ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین، نافع الناس وجود اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم احمد توصیف باجوہ صاحب مربی سلسلہ محمود آباد ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 27/اگست 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احمد فاران باجوہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد ارشد باجوہ صاحب امیر حلقہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم پروفیسر محمود احمد باجوہ صاحب آف بن باجوہ ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، درازی عمر والا، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

علمی ورزشی مقابلہ جات

(اطفال الاحمدیہ محمود آباد ضلع جہلم)

مکرم احمد توصیف باجوہ صاحب مربی سلسلہ محمود آباد ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

اطفال الاحمدیہ محمود آباد ضلع جہلم کو مورخہ 14 تا 21 ستمبر 2014ء علمی و ورزشی مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی۔ اختتامی تقریب مورخہ 21 ستمبر 2014ء بعد نماز ظہر ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم شفیق الرحمٰن ڈوگر صاحب مربی ضلع جہلم تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد اطفال کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اعلیٰ جماعتی روایات کو زندہ رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہومیو پیتھک ڈپلومہ کورس

(طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ایسے واقفین نو/ واقفات نو جو ایف ایس سی (پری میڈیکل)A لیول/ مساوی تعلیم رکھتے ہوں اور طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے توسط سے کورس اور ٹریننگ حاصل کرکے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بن کر انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف صدر محلہ/ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ مورخہ 30 ستمبر 2014ء تک زیر دستخطی کو ارسال فرمائیں۔ بیرون ممالک سے درخواستیں بذریعہ فیکس نمبر 00-92-47-6213091 بھی بھجوائی جاسکتی ہیں۔ امسال طلباء وطالبات کے لئے پانچ پانچ نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔ کورس کی تکمیل کے بعد دو سال کی لازمی ٹریننگ ہوگی۔

(نگران طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایاجات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 10/اکتوبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کرکے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 10/اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو یوم تحریک جدید منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع اوکاڑہ اور ساہیوال کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ماحول کی آلودگی سے بچیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''ہر محلہ والے اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ یا کسی اور افسر کی ہدایات کے ماتحت کام کریں۔ یا لوگوں کے حلقوں کی کوئی اور تقسیم ہو سکتی ہو تو وہ کرلی جائے۔ بہرحال ہر شخص کسی نہ کسی حلقہ میں ہو اور کام شروع کرنے سے دو دن پہلے ہر شخص کو بتا دیا جائے کہ تم نے فلاں حلقہ میں فلاں کام کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق پر اگر کام کیا جائے تو ایک تو لوگوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہو جائے گی۔ دوسرے اس مشترکہ جدوجہد کے نتیجہ میں کوئی مفید کام بھی ہو جائے گا۔ اب دارالرحمت، دارالفضل اور دوسرے محلوں کو دیکھ لو۔ ان کی گلیاں کس قدر گندی ہیں۔ پھر ان محلوں میں کوئی گڑھے ہیں۔ اونچی نیچی جگہیں ہیں اور جب بارش ہوتی ہے تو ان گڑھوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف ملیریا اور ٹائیفائیڈ پھیلتا ہے بلکہ بعض دفعہ انسانی جانیں بھی تلف ہو جاتی ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک خطرناک حادثہ یہاں ہوا اور وہ یہ کہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی آخری بیوی کا اکلوتا لڑکا ایسے ہی ایک پانی سے بھرے ہوئے گڑھے میں گر کر ڈوب گیا۔ یہ ہماری غفلتوں کا ہی نتیجہ ہے۔ اگر ہم غفلت نہ کرتے اور گڑھوں کو اب تک پر کر دیتے تو یہ واقعہ کیوں ہوتا۔ کہا جاتا ہے کہ جس زمین میں یہ واقعہ ہوا ہے اس میں ہندوؤں کا بھی دخل ہے۔ لیکن اگر اس کے گرد دیوار ہی بنا دی جاتی تب بھی یہ واقعہ نہ ہوتا اور اس ایک واقعہ کے بعد اب یہ کب اطمینان ہو گیا ہے کہ آئندہ ایسا واقعہ کوئی نہیں ہوگا۔ مگر اس دن تو جس نے یہ واقعہ سنا، افسوس کردیا۔ لیکن دوسرے ہی دن اثر جاتا رہا اور یہ خیال بھی نہ رہا کہ ہمیں اس قسم کے گڑھوں کو پر کرنے کا فکر کرنا چاہئے تا کہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ اسی طرح پانی کی گندگی کی وجہ سے ہر سال ملیریا آتا ہے اور دس دس پندرہ پندرہ دن ایک شخص بیمار رہتا ہے۔ ملیریا کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ گڑھوں میں پانی جمع رہتا ہے اور اس کی سڑاندکی وجہ سے مچھر پیدا ہو جاتے ہیں جو انسانوں کو کاٹتے اور ملیریا میں بعض مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس بخار کی وجہ سے لوگ پندرہ پندرہ دن تک بیمار رہتے ہیں اور اگر دس دن بھی ایک شخص کے بیمار رہنے کی اوسط فرض کر لی جائے اور ایک گھر کے پانچ افراد ہوں تو سال میں ان کے پچاس دن محض ملیریا کی وجہ سے ضائع چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ چھ دن بھی کوشش کرتے تو ملیریا کو جڑ سے نابود کر دیتے۔ مگر لوگ دوائیوں پر پیسے الگ خرچ کرتے ہیں، تکلیف الگ اٹھاتے ہیں، طاقتیں الگ ضائع کرتے ہیں، عمریں الگ کم ہوتی ہیں، موتیں الگ ہوتی ہیں اور پھر سال میں پچاس دن بھی ان کے ضائع چلے جاتے ہیں۔ مگر تھوڑا سا وقت خرچ کرکے قبل از وقت ان باتوں کا علاج نہیں کرتے۔'' (مشعل راہ جلد 4 صفحہ 71)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

3۔اکتوبر 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	بیت طاہر کا افتتاح 11 فروری 2012ء
7:15 am	جاپانی سروس
8:15 am	ترجمۃ القرآن کلاس 11 نومبر 1997ء
9:20 am	الف اردو
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:45 am	بیت الواحد کا افتتاح
12:30 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
7:00 pm	تلاوت قرآن کریم
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:45 pm	مناسک حج
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الواحد کا افتتاح

4۔اکتوبر 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	بیت الواحد کا افتتاح
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا۔29 جون 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:50 pm	سوال و جواب 15 مارچ 1998ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	حج بیت اللہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ کینیڈا

5۔اکتوبر 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
	درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ کینیڈا
7:30 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
9:15 am	حج بیت اللہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب 13۔اپریل 1996ء
3:00 pm	عصر حاضر Live
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اگست 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	مناسک حج
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

دار الضیافت میں قربانی

❁ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید الاضحی کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/16000 روپے

قربانی حصہ گائے -/8000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 25 ستمبر

طلوع فجر	4:36
طلوع آفتاب	5:56
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	6:04

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

25 ستمبر 2014ء

6:20 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ قادیان
7:35 am	دینی و فقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2014ء
9:40 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:30 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

اعلان داخلہ او لیول (IGCSE)
☆ خدا کے فضل سے کیمبرج یونیورسٹی کے تحت (IGCSE) O, level کے منعقدہ امتحانات 2014ء ادارہ ہذا کا رزلٹ 100 فیصد رہا۔
خوشخبری
☆ اسی خوشی کے موقع پر 31 ستمبر تک ٹوئنکل سٹار اکیڈمی اور سٹار اکیڈمی ربوہ میں نرسری تا ہشتم بچوں کا داخلہ ایڈمیشن فیس کے بغیر لیا جائے گا۔
☆ نئی او لیول کلاسز کے لئے داخلہ ٹیسٹ یکم اکتوبر 2014ء کو ہوگا۔
مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔
سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ: 047-6213786
ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ناصر آباد شرقی ربوہ: 047-6211872

FR-10

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت پرنسپل
ہمیں اپنے ادارے سٹی پبلک سکول فار بوائز کیلئے کوالیفائیڈ تجربہ کار، محنتی اور وقف کی روح کے ساتھ کام کرنے والے پرنسپل کی ضرورت ہے۔خواہشمند مرد حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین سٹی پبلک سکول کے نام لکھ کر سکول کے دفتر میں 15/اکتوبر 2014ء تک جمع کروا دیں۔
سٹی پبلک سکول ربوہ
047-6214399,6211499

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں